پائیدارزراعت

ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ،پاکستان

حسیب میموریل ٹرسٹ بلڈنگ،ناصر آباد،2 کلومیٹر رائیونڈ

روڈ،ٹھوکر نیاز بیگ،لاہور

فون نمبر:6-042-5311701 فیکس:042-5311710

ای میل:info@sappk.org

تحریر	:	اکرام عارفی
ایڈیٹر	:	انور چودھری
سب ایڈیٹر	:	شبنم رشید
کمپوزنگ/لے آؤٹ	:	شمائلہ حسّان
ٹائیٹل /آرٹ ورک	:	محبوب علی
تعداد	:	5000(پانچ ہزار)
تاریخ	:	2006ء
قیمت	:	
پرنٹر	:	
ناشر	:	ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ،پاکستان

کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی (CIDA)اور
سوئس ڈویلپمنٹ کو آپریشن (SDC)کی مالی معاونت کا شکریہ

تعارف

پائیدار زراعت ایسی کاشتکاری کا نام ہے جس میں اخراجات کم سے کم ہوں جبکہ پیداوار مسلسل اور نفع بخش ہو۔پائیدار زراعت کو ہم قدرتی طریقہ زراعت کے ساتھ جوڑ کر دیکھ سکتے ہیں۔قدرتی طریقہ کاشت میں کسان کے روائتی تجربے اور دانش کا عمل دخل ہوتا ہے اور فصل کو پروان چڑھانے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے بھی اس کے پاس روائتی آزمودہ طریقے ہوتے ہیں۔اس زراعت میں وہ کیمیاوی کھاد کی بجائے سبز کھاد یا گوبر کی کھاد استعمال کر کے اپنی فصل کی پیداوار بڑھاتا ہے ۔ مجموعی طور پر پائیدار زراعت ایسا طرز عمل ہے جو ہر پہلو سے کاشتکار کی پیشہ ورانہ اور روزمرہ زندگی کو مثبت طور سے متاثر کرتا ہے ۔

پائیدار زراعت کے نتیجے میں کاشتکار کی زندگی پر مندرجہ ذیل مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں :

- ☆ روزمرہ آمدنی کا حصول اور اس میں مسلسل اضافہ
- ☆ سماجی و معاشرتی مقام و مرتبہ میں بڑھوتری
- ☆ بطور ایک کارآمد فرد کے پہچان
- ☆ علاج ، تعلیم و تربیت اور صحت کے مواقع تک بہتر رسائی

پائیدار زراعت کی ضد کیمیائی زراعت ہے جو مندرجہ ذیل امور سے متعلق ہوتی ہے:

☆ فصلوں اور ہائبرڈ(دوغلی اقسام) بیجوں کی کاشت

☆ مشینی کاشت کا فروغ

☆ مصنوعی یا کیمیائی کھادوں کا استعمال

☆ کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ

مارکیٹ کے نقطہ نظر سے فصلوں کا چنائو

ہمارا کاشتکار صدیوں سے کاشت کے پائیدار طریقے استعمال کرتا آرہا ہے ۔ جسے آج قدرتی یانامیاتی زراعت سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ پائیدار زراعت پر مبنی طریقوں کو ایک طرز عمل میں ڈھال کر دیہی آبادیوں تک پھیلا دیا جائے تاکہ چھوٹے کسان کی روزی روٹی کو لاحق خطرات سے نمٹا جا سکے ۔ اس طرز عمل کا سب سے پہلا اور بنیادی نکتہ قدرتی زراعت کی طرف واپسی ہے ۔ جب تک قدرتی زراعت دوبارہ اختیار نہیں کی جاتی وہ کاشتکار جس کے پاس چھ ایکڑ یا اس سے کم اراضی ہے اسے سکھ کا سانس نصیب نہیں ہو سکتا ۔

قدرتی طریقہ کاشتکاری کے خصوصی عوامل

☆ زمینی ساخت بہتربنانے اورزمین کی زرخیزی کوبڑھانے کیلئے انسان دوست اورقدرتی ماحول سے مطابقت رکھنے والے طریقہ کاراپنائے جاتے ہیں۔

☆ ان طریقوں‌میں فصلوں کاہیرپھیر، پھل دارفصلوں کی کاشت، سبز کھاد کااستعمال، جانوروں کے گوبراورپودوں سے بنائی گئی کھاداستعمال کی جاتی ہے۔

☆ صحیح اورمناسب وقت پر کاشتکاری تاکہ زمین کوکم سے کم نقصان پہنچے اور کاشتکاری کے دوران یابعد میں زمین میں سبز کھادی پودوں کااستعمال تاکہ زمین کی سطح محفوظ رہے۔

☆ نامیاتی یا قدرتی کاشتکاری میں مصنوعی اورکیمیائی کھادوں کااستعمال نہیں ہوتا۔

☆ اس میں خطرناک کیڑے مکوڑوں اورجڑی بوٹیوں کوتلف کرنے والی ادویات کااستعمال نہیں کیاجاتا۔

نامیاتی یا قدرتی طریقہ کاشتکاری کے فوائد

☆ نامیاتی کاشتکاری سے زمین کی قوتِ برداشت اورطاقت میں اضافہ ہوتاہے۔

☆ زمین زرخیزہوتی ہے۔
☆ قدرتی ماحول اورانسانوں کونقصان پہنچائے بغیربیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کاخاتمہ ہوجاتاہے۔
☆ زمین میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتاہے۔
☆ نامیاتی طریقہ کاشت ماحول کوبہتربناتاہے۔
☆ غذائیت سے بھرپورخوراک، جانوروں کیلئے چارہ اورعمدہ خاصیت والی فصلیں حاصل ہوتی ہیں۔
☆ مارکیٹ میں نامیاتی طریقہ کاشت سے اگائی گئی اجناس کی مانگ زیادہ ہے۔

قدرتی طریقہ کاشت کافروغ

روائتی طریقہ کاشت کایہ قطعی مطلب نہیں کہ نئے اورجدیدطریقہ کاشت کونہ اپنایاجائے۔ پرانا کاشتکاری نظام ایک معتدل نظام تھاجس سے نہ صرف فصل اچھی ہوتی تھی بلکہ زمین اورماحول کوبھی کم سے کم نقصان پہنچتاتھا۔ پرانے کسان وقت شناس تھے کیونکہ انہوں نے ماحول کونقصان پہنچائے بغیرماحول سے مطابقت رکھتے ہوئے زمین کوانسانی فلاح وبہبود کے لئے استعمال کیا۔ ایک کامیاب کسان ہر کیڑے کونقصان دہ اورہرجڑی بوٹی

کوفصلوں کیلئے نقصان دہ نہیں سمجھتا۔ اس کے خیال میں کیمیائی دوائوں کااستعمال ہی ہرمشکل کاحل نہیں بلکہ وہ نقصان دہ پودوں کاخاتمہ گوڈی سے اور نقصان دہ کیڑوں کامقابلہ دوست کیڑوں اورپودوں سے کرتاہے۔

پائیدار طریقہ کاشت کے اجزاء

☆ مقامی بیج کا گودام (کمیونٹی سیڈ بینک)
☆ کسان بازاریامارکیٹوں کاقیام
☆ ماڈل فارم کا قیام
☆ گھریلو کاشت(ہوم گارڈننگ سسٹم)
☆ کھیت سکولوں کااجراء

مقامی بیج کا گودام (کمیونٹی سیڈ بنک)

مقامی بیج کا بنک یا گودام کابنیادی مقصد بیج کی مقامی اقسام کاتحفظ ہوتاہے ۔ اس کے علاوہ بیج کی اضافی پیداواراورذخیرہ کرنابھی بیج کے گودام یا بنک کے مقاصد میں شامل ہوتاہے۔ بیجوں کے تحفظ اوران کی افزائش کا کام کسان عورتیں بخوبی انجام دے سکتی ہیں۔ یہ کام اگردیہات کی سطح پرچھوٹے چھوٹے گروپ بناکر کیاجائے تومناسب رہتاہے۔ ہرگروپ اپناالگ

بنک یا گودام چلائے اورانتظام کاری کے جملہ امور زیادہ ترعورتوں کے ذمہ ہوں تو بہتر ہے۔ یہ چھوٹے گروپ بنک کے قیام کے علاوہ اپنی آمدنی میں اضافے کیلئے نامیاتی طورپرپیدا کردہ خوراک اورسبزیاں اورنامیاتی کھاد بھی فروخت کرسکتے ہیں۔

بیج بنک کیسے کام کرتاہے

بیج بنک کے قیام کامقصد کسانوں کوسستے بیج کی فراہمی ہوتا ہے۔ بنک کو چلانے کا طریقہ کار یہ ہے کہ بنک پہلے سال جتنا بیج فراہم کرے اُسے ممبران میں اس شرط پر تقسیم کر دیا جائے کہ فصل کی کٹائی تک وہ بنک کو پورا بیج فراہم کرنے کے علاوہ 10 فیصد زیادہ دیں۔ یہ10 فیصد زائد بیج انہی ممبران کا حصہ سمجھا جائے اور اسی حساب سے اندراج کر دیاجائے ۔ اگر ہر ممبر 10فیصد زیادہ بیج جمع کراتا رہے تو چند سالوں میں بنک کا سارا بیج ممبران کا ہو جائے گا ۔

بیج بنک کے فوائد

☆ کسان اپنی پسند کا بیج اپنے ہی گائوں سے بروقت حاصل کر سکتا ہے۔

☆ کسان کو کمیشن ایجنٹ سے نجات مل سکتی ہے۔

☆ یہ ایک ایسی تجارت ہو گی جو اسے اس کے جمع شدہ بیج پر ہر سال 10 فیصد نفع دے گی۔

☆ یہ ایک ایسی تنظیم ہو گی جس کے ذریعے نیابیج تقسیم کرتے وقت یا پرانا بیج واپس لیتے وقت ہر کام باقاعدگی سے سر انجام دیا جا سکے گا۔

☆ یہ ایک ایسا ادارہ ہو گا جو کسان کے گائوں میں اسی کے زیرِ اہتمام کام کرے گا اس لئے اسے اس پر اعتماد ہو گا۔

بیج بینک یا گودام کے اہم اجزاء

1- پیداواری مادہ(جرم پلازم) کا حصول

2- بیج اکٹھا کرنا

3- بیج ذخیرہ کرنا

☆ پہلے جزوسے مراد یہ ہے کہ کاشتکار فصلوں میں بہتری کیلئے مسلسل کوششیں کرے اوراس مقصد کیلئے اس کے پاس عمدہ ، معیاری اورتصدیق شدہ بیج اورپیداواری مادہ (جرم پلازم) ہو۔ جَرم پلازم مخصوص قسم کی خصوصیات پر مبنی پیداواری مادہ ہوتاہے۔ یہ مادہ بیج پیدا کرنے والی کمپنیاں اور ادارے اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں۔ جدید اور

مثالی کاشتکار اپنے طور پر پیدا کرتے ہیں۔

جن کاشتکاروں کے پاس یہ نہیں ہوتا وہ مندرجہ بالا ذرائع سے حاصل کر سکتے ہیں:

☆ دوسرا اور تیسرااہم کام بیج اکٹھا کرنے اور ذخیرہ کرنے کاہے تا کہ خاندانوں ، کسانوں حتیٰ کہ مقامی مارکیٹوں کوعمدہ اور تصدیق شدہ بیج کی فراہمی ممکن بنائی جاسکے۔

بیج ذخیرہ کرنے کیلے عام طورپرمٹی کے برتن یاگھاس پھونس اورشاخوں کی بنی ہوئی ٹوکریاں استعمال کی جاتی ہیں۔بیج گودام تك کسانوں کی رسائی اس بات کویقینی بناتی ہے کہ وہ مرضی کی فصلیں اُگاسکیں جوان کے مقامی حالات سے مطابقت رکھتی ہوں۔ اس طریقے سے کسانوں میں یہ اعتماد بھی آتاہے کہ وہ اپنی مرضی کی فصلیں اُگانے پرقدرت رکھتے ہیں اورفائدہ ونقصان کے ذمہ داروہ خود ہیں۔ بیجوں کو ایك لمبے عرصہ تك محفوظ رکھنے کیلئے انہیں خشك کیاجاتاہے۔ قریبی دیہاتوں کے کسان بھی ایك مرتبہ کے خوشگوار اورمنافع پرمبنی تجربہ کے بعد اپنے گروپ بنا کربیج بنك کے قیام کی طرف پیش رفت کرتے ہیں۔

کسان بازاریامارکیٹیں

یہ ضروری نہیں کہ کسان مارکیٹیں باقاعدہ مارکیٹوں کی طرح سازوسامان سے لیس ہوں اورڈھکی ہوئی ہوں۔ ایسی مارکیٹیں

ٹینٹ وغیرہ کے نیچے بھی قائم ہوسکتی ہیں، علاوہ ازیں انہیں کسی شیڈ یا کسی قسم کی چھت کے نیچے بھی بنایاجاسکتاہے۔ دوسرے الفاظ میں انہیں مقامی مارکیٹیں کہاجاتاہے۔ ان مارکیٹوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ کھلی جگہ پرخدمات مہیا کرتی ہیں۔ ایسی مارکیٹوں کو کسی بہت بڑے بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ کھلی جگہ پر گاہک اورد کاندار کے درمیان بلاواسطہ خرید و فروخت کاعمل ہوتا ہے۔ جس طرح بڑے شہروں میں اتوار بازار لگتے ہیں اسی طرح ان مارکیٹوں کے توسط سے کسان اپنے اتوار بازار قائم کر سکتے ہیں۔ مزید براں کسان انفرادی طور پر بھی گائوں یا شہر میں کسی نمایاں مقام پر اپنی پیداوار فروخت کے لئے لا سکتے ہیں ۔ یہ نمایاں مقام گائوں کا کوئی چوک، موڑ یا ایسی جگہ ہو سکتی ہے جہاں لوگوں کی آمدورفت زیادہ ہو ۔ تاہم اگر باہمی مشاورت سے اکٹھے ہو کر اور انتظام چلانے والی کمیٹیوں کے ذریعے یہ کام کیا جائے تو نتائج نہایت عمدہ نکل سکتے ہیں ۔

مقامی مارکیٹیں کیوں ضروری ہیں؟

مقامی مارکیٹیں بطورایک ''کاروباری مرکز'' کے کام کرتی ہیں اورلوگوں کوسستی خریداری کے مواقع مہیا کرتی ہیں ۔ اس کے

علاوہ ان مارکیٹوں سے خریداری کرنابذاتِ خود ایک خوشگوارتجربہ ہوتاہے نیزپائیدارترقی کے ضمن میں ایسی مارکیٹوں کی اہمیت سے انکارناممکن ہے۔ اس کے علاوہ یہ ان مصنوعات سازوں کیلئے بھی ایک موقع فراہم کرتی ہیں جووسائل کی کمی کی وجہ سے اپنی اشیاء کوفروخت کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ مزید برآں ان مارکیٹوں میں اشیاء تازہ اور عمدہ ہوتی ہیں اوربارعایت نرخوں پردستیاب ہوتی ہیں۔ پھیری لگانے والوں کیلئے خاص طورپریہ مارکیٹیں ایک عمدہ موقع فراہم کرتی ہیں کہ وہ اپناچھوٹا کاروبارقائم کرسکیں۔ ایسی مارکیٹوں میں وہ کاروبارکے متعلق معلومات بھی حاصل کرتے ہیں اورگاہکوں کااعتمادحاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مناسب آمدنی کاحصول بھی ممکن ہوتاہے۔

اس کے علاوہ ایسی مارکیٹیں انسانی ہمدردی کی بنیادوں پرقائم ہوتی ہیں اورگاہکوں کے لیے یہ تجربہ بڑاخوشگوارہوتاہے کہ وہ کسی چیز کے مالک یابنانے والے سے براہ راست تعلق میں رہ کراشیاء کی خریدوفروخت کرتے ہیں اورمالک یامصنوعات ساز بھی اپنی اشیاء کومعیاری بنانے پرخاص توجہ دیتے ہیں۔ اس طرح ایک ایسی فضاقائم ہوجاتی ہے جس میں گاہک اورتاجر کے مابین اعتماد کارشتہ قائم ہوجاتا ہے۔

ماڈل فارم کا قیام

جدید کمرشل اور مشینی زرعی نظام کی وجہ سے چھوٹے کسان کی روزی روٹی شدید خطرات سے دوچارہے۔ زراعت کے حوالے سے بننے والے عالمی قوانین کے حوالے سے بھی خدشات موجود ہیں کہ ترقی پذیرممالک کی زراعت ان قوانین کی وجہ سے شدید خطرات سے دوچارہوجائے گی۔ ان حالات میں چھوٹے کسان کے پاس صرف ایک ہی طریقہ رہ جاتاہے کہ وہ زراعت کے قدرتی طریقے بروئے کارلاکر ماڈل فارمنگ کرے اوراس کوبنیادبناتے ہوئے اپنے لئے تحفظ خوراک یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ عالمی زرعی قوانین کامقابلہ کرنے کیلئے بھی تیارہو۔

ماڈل فارم کی خصوصیات

☆ ماڈل فارم میں مصنوعی اور قدرتی کھادیں ایک خاص تناسب سے استعمال کی جاتی ہیں۔

☆ ماڈل فارم میں فصلوں کی کاشت کے لئے مقامی تیار شدہ بیج استعمال کیا جاتا ہے ۔

☆ ماڈل فارم میں جڑی بوٹیوں اور کیڑے مکوڑوں کا انسداد قدرتی طور پر کیا جاتا ہے ۔

☆ فصلوں کی ایسی اقسام کاشت کی جاتی ہیں جو مقامی آب و

ہوا میں اچھی طرح پھلتی پھولتی ہیں اور کم پانی استعمال کرتی ہیں نیز ان پر کیڑے مکوڑوں کا حملہ بھی ایک خاص حد سے نہیں بڑھتا۔

☆ فصلوں کی پیداوار دیگر فارموں کی نسبت کم از کم 30 فیصد زائد ہوتی ہے۔

ماڈل فارمنگ کیلئے اہمیت کی بات مقامی علم ودانش کااستعمال ہے۔ان فارموں کے توسط سے ایسے کسان جن کے پاس زراعت کاری کا صدیوں پرانا ہنر موجود ہے ، انہیں اپنا علم استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے اور دیگر کسان بھی ان سے سیکھ سکتے ہیں ۔ایسے کسان جن کے پاس 6 ایکڑ یا اس سے کم اراضی موجود ہے وہ ایسے فارموں کے قیام سے نہ صرف اپنی روزی روٹی کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ اپنی روزمرہ آمدنی میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ قدرتی طریقے استعمال کرنے سے ان کا خرچ انتہائی کم ہو جائے گا ۔ مقامی اقسام کے حوالے سے مقامی کسان ہرچیز کے بارے میں باعلم ہوتاہے مثال کے طور پر ماڈل فارمنگ سے کسان مندرجہ ذیل نکات بخوبی سمجھتے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی پیداوار میں اضافہ کرتے ہیں :

☆ فصل کی کسی خاص قسم کو کب اور کتنے پانی کی ضرورت ہے۔

☆ گوڈی کتنی اور کس اوزارسے کی جائے۔

☆ موسم کی مناسبت سے کون سے کاشتی امور کی ضرورت ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مقامی اقسام پرزیادہ سے زیادہ کام کیاجائے تا کہ کاشتکار کاعلم کام میں لایاجاسکے ۔

گھریلو کاشت

مربوط گھریلو کاشت (ہوم گارڈننگ سسٹم) کو فروغ دینا وقت کی اہم زرعی ضرورت ہے ۔دیہی خاندانوں کایہ عام چلن ہے کہ وہ گھر کے پچھواڑے تھوڑی سی خالی جگہ سبزیوں اورپھولوں کیلئے ضرورچھوڑتے ہیں۔یہ تھوڑی سی جگہ نامیاتی زراعت کے آغازاوردیسی کھادنیزمقامی طورپر
تیار کیے ہوئے سپرے کے استعمال کیلئے بنیادی یونٹ کا کام دے سکتی ہے۔ گھریلو کاشت چونکہ حیاتیاتی تنوع سے بھی بھرپورہوتی ہے اس لیے متبادل آمدنی کے ذرائع کیلئے کلیدی حیثیت کی حامل ہوتی ہے۔ مزید برآں دیہی خاندانوں کیلئے سال بھرغذائیت سے بھرپورخوراک مہیا کرنے کے حوالے سے بھی بے مثال ہے۔ ہوم گارڈننگ سسٹم تنوع، تحفظ خوراک اورمتبادل آمدنی کے حصول کے حوالے سے چھوٹے کسانوں کی بقا ا ورروزی روٹی کے تحفظ کیلئے مثبت کردارادا
کرسکتاہے ضرورت اس امر کی ہے کہ آمدنی اورغذائیت کے اس ذریعے کی بڑے پیمانے پرتشہیر کی جائے نیزاس مقصد کیلئے تربیتوں

کابھی اہتمام کیاجائے۔

کھیت سکول

حکومتی زرعی اداروں کے محدود ہوتے ہوئے کردار کے پیش نظراس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے کہ دیگرغیررسمی زرعی اداروں کی بنیادیں رکھی جائیں جہاں کسان مردوخواتین آسانی سے اپنے شعبہ سے متعلق معلومات وتجربات کاحصول ممکن بناسکیں۔ ان غیررسمی اداروں کی تشکیل کے وقت یہ دیکھناضروری اورمناسب ہے کہ یہ آسانی سے کسان برادری کی پہنچ میں ہوں اورہردلچسپی رکھنے والا کسان اس سے فیض یاب ہوسکے۔

کسان کھیت سکول بھی اسی فلسفہ کومدِنظررکھ کربنائے جائیں۔ مجوزہ کھیت سکول کھلے میدان میں قائم ہوں جہاں قریب کے دوچاردیہاتوں سے کسان مردوخواتین تربیت حاصل کرسکیں۔ یہ کھیت سکول ا س طرح لگائے جائیں کہ رسمی زرعی (پائیدارزراعت سے متعلق) معلومات یاعلم کے علاوہ کھیت میں تربیت کی سہولت بھی فراہم کر سکیں۔

☆ یہ کھیت سکول موسم کے سارے اوقات میں لگ سکتے ہیں۔ (موسم سے مراد بیجائی سے بیجائی تك کا وقفہ ہے)

☆ کھیت سکول ہفتہ میں ایك دن کام کرسکتے ہیں ۔

ہر کھیت سکول میں مندرجہ ذیل سرگرمیاں سر انجام دی جا سکتی ہیں۔

1- زرعی ماحولیاتی نظام کاتجزیہ
2- مختلف فصلوں سے متعلقہ گوشواروں اورچارٹوں کی تیاری
3- چھوٹے گروپ بنا کرمختلف مسائل پربحث
4- عام گفتگواوردیگرموضوعات کی پیش کاری

کھیت سکول کاطریقہ کار

☆ ایک کھیت سکول میں 25 کے قریب مردوخواتین شریک ہوسکتے ہیں۔
☆ سہولت کاراور کسان باہمی مشاورت سے ہفتہ میں ایک دن طے کرسکتے ہیں۔
☆ 25 کسانوں کاایک گروپ بنایاجائے جس میں 5 کسان خواتین شامل ہوں۔
☆ ہر گروپ مقرر کردہ اوقات میں کھیت میں جاکرزرعی ماحولیاتی نظام سے متعلق معلومات اورنمونے اکٹھے کرے نیززمین کی نمی، فصل کی مختلف حالتوں، ضرر رساں کیڑوں کی تعداداوردیگربیماریوں سے متعلق معلومات بھی جمع کریں۔
☆ چھوٹے چھوٹے گروپ بنا کر بحث کی جائے۔ یہ بحث حاصل شدہ معلومات پر مبنی ہو گی۔

☆ بحث کے نتائج کے حوالے سے چارٹ بنائے جائیں۔

☆ کسان اپنے اپنے گروپ میں کی گئی بحث کے حوالے سے اپنے حاصل شدہ نتائج سب کے سامنے باری باری پیش کریں۔

☆ فیصلہ سازی، مشترکہ عمل کے بارے میں بحث و مباحثہ ہو۔

☆☆☆☆☆